گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین کی لاہور میں تشریف آوری

ہوائی اڈے پر پُرتپاک خیر مقدم

لاہور ۲۵ مارچ :- آج شام کو ساڑھے چھ بجے گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین اپنے خاص ہوائی جہاز میں کراچی سے لاہور تشریف لائے۔ ہوائی اڈے پر مغربی پنجاب کے گورنر سر فرانسس موڈی لاہور ڈویژن کے کمانڈر، مغربی پنجاب کے چیف سیکرٹری، صوبائی مسلم لیگ کے نائب صدر اور جنرل سیکرٹری نے آپ کا استقبال کیا۔ گورنر مغربی پنجاب نے صوبائی حکام اور افسران کا آپ سے تعارف کرایا اس کے بعد فرسٹ پنجاب رجمنٹ نے گورنر جنرل کے اعزاز میں "گارڈ آف آنر" پیش کیا۔

گورنر جنرل چھ روز کے دورے پر یہاں تشریف لائے ہیں اس عرصہ میں آپ سنٹرل گورنمنٹ ٹریننگ سنٹر کے معائنہ اور فاطمہ جناح میڈیکل کالج کے افتتاح کے علاوہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ اجلاس کی صدارت فرمائیں گے۔ نیز لاہور اور قصور میں پولیس اور نیشنل گارڈز کی سلامی لیں گے۔

ناظم استصواب کی متوقع آمد

کراچی ۲۵ مارچ :- امید ہے کشمیر میں رائے شماری کے ناظم ایڈمرل چیسٹر ڈبلیو نمٹز اپریل کے آخر میں پاکستان و ہندوستان کے برعظیم پہنچ جائیں گے۔ عارضی صلح کے سمجھوتے پر دونوں حکومتوں کے دستخط ہو جانے کے بعد وہ اپنا کام شروع کریں گے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان عارضی صلح کے سمجھوتے کے سلسلہ میں اپنی تفصیلی تجاویز اگلے ہفتے کشمیر کمیشن کے سامنے پیش کر دیگا۔

یاد رہے پاکستان اپنی تجاویز پہلے ہی پیش کر چکا ہے۔

ہم صوبہ سرحد میں متوازی مسلم لیگ بنائیں گے

لاہور ۲۵ مارچ :- سرحد مسلم لیگ پارٹی سے کٹ جانے والے سات ایم ایل ایز کے لیڈر سردار اسد اللہ جان خان نے آج مقامی صحافیوں کی کانفرنس میں بتایا کہ ہم صوبے میں سے خود جاگیرداری کی لعنت کو اڑانے کے حق میں ہیں۔ اور اگر خدا نے ہمیں برسر اقتدار کیا۔ تو ہم اراضی کو قومی ملکیت بنائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی مسلم لیگ خالصۃً قیوم لیگ ہو کر رہ گئی ہے۔ لہٰذا ہم اس کے مقابل پر ایک متوازی مسلم لیگ بنانے کے متعلق سوچ رہے ہیں سردار صاحب نے کہا ہم ساتوں پر جو جاگیرداری کا الزام لگا کر ذاتی مخاصمت کو پروان چڑھایا جا رہا ہے وہ غلط ہے ہم میں سے پیر صاحب ذکوڑی شریف رحبہ سردار خان اور ارباب محمد شریف خان نہ جاگیردار ہیں اور نہ بڑے زمیندار نواب آف ٹانک کے ۹۲ دیہات میں سے اب صرف ۷ رہ گئے ہیں۔ اور ان کی صرف ۲۵ ہزار کی سالانہ آمد ہے سلطان حسن علی خان کی جاگیر صرف پونے آٹھ ہزار ہے۔ اس کے برعکس خان عبد القیوم خان کے حامیوں میں سے بیشتر جاگیردار ہیں۔ (نامہ نگار خصوصی)

ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا

لاہور ۲۵ مارچ :- سول اینڈ ملٹری گزٹ میں یہ جو خبر چھپی ہے کہ آئندہ انتخابات میں ہر بالغ کو رائے حق دہندگی نہیں دیا جائے گا۔ اس کے متعلق تبصرہ کرتے ہوئے الیکشن انکوائری کمیٹی کے رکن اور پاکستان دستور ساز اسمبلی کے ممبر چوہدری نذیر احمد خان نے بتایا۔ کہ یہ غلط اور خلاف واقعہ ہے۔ الیکشن انکوائری کمیٹی نے ایسی کوئی سفارش نہیں کی۔ بلکہ ابھی تک انتخابات میں حق رائے دہندگی کے موضوع پر کوئی کسی قسم کی سفارش یا رائے دی ہی نہیں گئی۔ (نامہ نگار خصوصی)

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۵ امان :- سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

محترم نواب عبد اللہ خان صاحب کی علالت

مکرم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں:- محترم نواب عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت آج کل کی نسبت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ حرارت بھی ایک درجہ کم رہی۔ سکون بھی رہا۔ باقی حال بدستور ہے۔ احباب دعا بدستور جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ مکرم کو کلی صحت عطا فرمائے۔ (ڈاکٹر حشمت اللہ)

پاکستان بہت جلد سارے ایشیا کا لیڈر بن جائیگا

اقتصادی حالت پر برمی پریس اور ماہرین تجارت کا تبصرہ

رنگون ۲۵ مارچ :- برما کے ایوان تجارت کے صدر نے پاکستان کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ پاکستان کی اقتصادی حالت بہت اچھی ہے۔ اگرچہ یہ ایک نئی مملکت ہے۔ لیکن اس نے تھوڑے ہی عرصہ میں ہر لحاظ سے نہایت حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ یہ ملک برما اور ہندوستان دونوں سے زیادہ ترقی پذیر ہے۔ اس کا متوازن بجٹ جو حال ہی میں وہاں کی مجلس قانون ساز میں پیش کیا گیا تھا۔ اس کی روز افزوں ترقی کا ایک بین ثبوت ہے۔ ترقی کی اگر یہی رفتار رہی۔ تو کوئی تعجب نہیں کہ بہت جلد پاکستان سارے ایشیا کا لیڈر بن جائے۔

رنگون کے ایک اخبار "دی نیشنل" نے بھی پاکستان کی اقتصادی حالت پر ایک مقالہ افتتاحیہ میں لکھا ہے کہ پاکستان کی مالی اور اقتصادی حالت بہت تسلی بخش ہے۔ یہاں کے باشندے مضبوط جفاکش اور محنتی ہیں۔ جن کو دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ بہت جلد یہ ملک اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل ہو جائیگا پاکستان میں دوسروں کی امداد کا جذبہ بہت قابل تعریف ہے یہ ملک کمیونزم کا مخالف ہے۔ اور برما کی امداد کرنے کے سلسلے میں جو اس نے پیشکش کی ہے۔ برما کو اس کا ممنون ہونا چاہیئے۔

گورنر جنرل کے دورۂ مغربی پنجاب کا فلم تیار کیا جائے گا

لاہور ۲۵ مارچ :- "پنچولی پکچرز" نے گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین کے دورہ مغربی پنجاب کے تمام اہم واقعات کو ایک "نیوز فلم" کی شکل میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فلم کا نام "گورنر جنرل کا دورہ مغربی پنجاب" ہوگا۔ (اسٹار)

گلگت میں سب کمیٹی کی مصروفیات

راولپنڈی ۲۵ مارچ :- کشمیر کمیشن کی جو سب کمیٹی آزاد کشمیر کے انتظامی امور کا مطالعہ کر رہی ہے۔ کل جب ہوائی جہاز کے ذریعہ گلگت پہنچی تو وہاں کے ہزاروں باشندوں نے ہوائی اڈے پر پہنچکر "پاکستان زندہ باد" "کشمیر زندہ باد" کے نعرے لگائے سب کمیٹی کے ممبروں نے گلگت کے پولیٹیکل ایجنٹ اور دیگر افسران سے ملاقات کر کے مقامی حالات اور خوراک کے بارے میں بات چیت کی۔ نیز ہنزا اور ناگر کے امیروں سے بھی ملاقات کے لئے گئے۔

سوئٹزرلینڈ معاہدہ اوقیانوس میں شرکت کا ارادہ نہیں رکھتا

لندن ۲۵ مارچ :- اسٹار کے نامہ نگار کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ سوئٹزرلینڈ کے وزیر دفاع نے ایک موقع پر اس بات کا اظہار کیا ہے کہ سوئٹزرلینڈ معاہدہ اوقیانوس میں شامل نہیں ہوگا۔ سوئٹزرلینڈ برطانیہ سے ایک سو کے قریب جیٹ طیارے خرید رہا ہے۔ اس پر کمیونسٹوں کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے وزیر دفاع نے انہیں یقین دلایا کہ سوئٹزرلینڈ کی حکومت اس معاہدے میں شرکت کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی (اسٹار)

میثاق اوقیانوس میں ڈنمارک کی شمولیت

کوپن ہیگن ۲۵ مارچ :- ڈنمارک پارلیمنٹ کے لوئر ہاؤس نے کل ۲۳ کے مقابلہ میں ۱۱۹ ووٹ سے میثاق اوقیانوس میں شریک ہونا منظور کر لیا۔ اب یہ تجویز ایک بل کی صورت میں اپر ہاؤس میں بھیجی جائیگی۔ اور امید ہے وہاں بھی کثرت اس کے حق میں فیصلہ دے گی۔

لاہور ۲۵ مارچ :- سرحد کے وزیر اعظم خان عبد القیوم خان آج تیسرے پہر پشاور سے لاہور پہنچ گئے۔

مصر کے شاندار مستقبل سے متعلق عزام پاشا کا بیان

قاہرہ ۲۵ مارچ :- قاہرہ میں سوڈانی صحافیوں کی ایک پارٹی کے ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا نے کہا کہ آئندہ دس سال کے اندر اندر مصر مشرق وسطیٰ کی سب سے بڑی طاقت بن جائیگا انہوں نے کہا۔ ہمارا مقصد صرف اتحاد وادئ نیل ہی نہیں۔ بلکہ اتحاد اقوام عرب ہے۔ ہمارے نوجوان بادشاہ شاہ فاروق کو اللہ نے نہ صرف اتحاد نیل کے لئے پیدا کیا ہے۔ بلکہ تمام عرب اقوام کو متحد کرنے کا کام بھی انہیں کے سپرد ہے۔ (اسٹار)

ٹانگنگ ۲۵ مارچ :- قوم پرستوں نے کمیونسٹوں سے بات چیت کرنے کے لئے ۵ افراد پر مشتمل ایک نیا "امن وفد" بنایا ہے۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلیشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

سلسلے کے نمائندے اور مقامی جماعتیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے ایک خط کا جواب

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خط کے جواب میں مقامی جماعتوں میں سلسلہ کے نمائندوں کی حیثیت پر روشنی ڈالی ہے اس خط کے اقتباس احباب کی آگاہی کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

"سلسلہ جس کو نمائندہ بنا کر بھیجے مقامی جماعت کے وہ لوگ جن کی آمدنیاں زیادہ ہوں۔ وہ اسکو ملازم کی سی حیثیت دے دیں۔ اور وہ ماتحت کی حیثیت میں رہے یہ غلط بات ہے۔ اسے ہم کبھی برداشت نہیں کریں گے۔ جو ہمارا نمائندہ ہو کر جائے گا۔ وہی افسر ہوگا۔ دوسرا خواہ لاکھ روپیہ کماتا ہو۔ وہ اس کا ماتحت ہوگا۔ کمائی کی وجہ سے اپنے آپ کو بڑا سمجھنا ویسی ہی بات ہے جیسے عبداللہ بن ابی سلول نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کہا تھا کہ مدینہ کا معزز ترین شخص ذلیل ترین شخص کو مدینہ سے نکال دے گا بہرحال سلسلہ کا نمائندہ دنیوی دولت مندوں سے زیادہ معزز ہے۔ اور مقامی لوگوں کو اس کا ادب اور احترام کرنا ہوگا۔ اگر وہ نہیں کریں گے۔ تو فتنہ کا موجب ہوں گے۔ اور اپنے کئے کی سزا پائیں گے۔ یہ ہم نہیں کہتے کہ ہمارا نمائندہ غلطی نہیں کر سکتا: نہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے نمائندے سے پرسش نہیں ہوگی۔ وہ غلطی بھی کر سکتا ہے۔ اور پرسش بھی ہوگی۔ اور اس کے جرم کے مطابق اسے سزا بھی دی جائے گی۔ لیکن سب کچھ آئین کے مطابق ہوگا۔ افراد کو کوئی حق نہیں۔ کہ اپنا فیصلہ کریں کہ حکومت چاہتا ہیں۔ اسلام جب حکومت ... کر بھی خلاف ... [illegible] کے بھی خلاف ہے ..."

جرمن اور فرانسیسی زبانوں میں تعلیم شروع ہو گئی

خواہشمند احباب ۷ بجے شام تعلیم الاسلام کالج متصل ضلع کچہری میں تشریف لا کر استفادہ فرمایا کریں۔ فی الحال تعلیم مفت ہے۔ اس موقعہ کو غنیمت جانیں۔ ایک تبلیغی قوم کے لئے مختلف زبانوں کا جاننا ضروری ہے۔ اور فائدہ خیز ہے

(جائنٹ وکیل التبشیر)

مسٹر ایڈن لاہور سے ہو کر کراچی جائیں گے

لاہور ۲۵ مارچ۔ محکمہ اطلاعات مغربی پنجاب کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ اخباروں میں شائع شدہ اس اطلاع میں کوئی صداقت نہیں کہ مسٹر انتھنی ایڈن ہفتہ کے روز پشاور سے سیدھے کراچی چلے جائیں گے مسٹر ایڈن ۲۶ مارچ (ہفتہ) کی صبح کو ہز ایکسی لینسی گورنر جنرل سے ملاقات کے لئے لاہور پہنچیں گے اور دوپہر کو ہوائی جہاز میں کراچی چلے جائیں گے۔

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء بمقام ربوہ منعقد ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل (جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) کو نئے مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا۔ (نظارت دعوۃ و تبلیغ)

چندہ جلسہ سالانہ پوری شرح سے جلد بھجوایا جائے

لاہور ۲۵ مارچ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا کہ اس دفعہ مہمانوں کے لئے عارضی شیڈ تیار کرنے میں ہی قریباً بیس ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔ لیکن ابھی تک جو چندہ موصول ہوا ہے وہ قریباً اٹھارہ ہزار روپیہ ہے۔ یعنی صرف تعمیر مکانات پر جو رقم خرچ ہوگی اس سے بھی کم اور ضیافت کا خرچ اس کے علاوہ ہوگا۔

احباب جماعت نے مشورہ سے چندہ جلسہ سالانہ دس فیصدی ادا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اور ہماری جماعت نے اپنی آمد کا جو محتاط اندازہ لگایا تھا اگر اس کے مطابق چندہ وصول ہو تو اس حساب سے ایک لاکھ تیرہ ہزار روپیہ جلسہ سالانہ کا چندہ ہونا چاہیئے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جماعت کو خدا کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے اپنے فرائض کو پورا کرنا چاہیئے۔ درمیانی ابتلاء اور مصائب کوئی چیز نہیں۔ خدا کے وعدے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہیں وہ ہر حالت میں پورے ہو کر رہیں گے۔

پاکستان اور ہندوستان میں خوشگوار تعلقات کی ضرورت

ڈاکٹر سیتا رام کی تقریر

لاہور ۲۵ مارچ ہندوستان کے ہائی کمشنر برائے پاکستان ڈاکٹر سیتا رام نے پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ ماضی قریب میں بہت سے ایسے ناخوشگوار واقعات رونما ہوئے جنہوں نے ہم کو ایک ابدی دھبہ لگا دیا ہے۔ تکلیفوں اور مصائب کے پہاڑ ٹوٹے ہندوستان اور پاکستان کے کچھ حصوں میں انسان حیوان ہو گئے۔ لیکن خداوند تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ مصائب کے سیاہ بادل اب چھٹ گئے ہیں۔ اب ہندوستان اور پاکستان نے اس حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے۔ کہ ہم کو اچھے ہمسایوں اور بھائیوں کی طرح رہنا چاہیئے۔

اگرچہ آجکل لاہور قدرے مختلف ہے۔ مگر مجھے انتہائی مسرت ہے کہ لاہور میں خوش مزاجی اور بے تکلفی کی وہی صحبت زندہ ہے میرا کام یہاں مشکل اور نازک ہے۔

کئی حل طلب مشکل کام ابھی تک ہمارے سامنے ہیں۔ اور ان کے سلجھنے پر بہت کچھ ہندوستان اور پاکستان کی دوستی اور تعلقات کی خوشگواری منحصر ہے۔ علاوہ کشمیر اور دوسرے مسئلوں کے ان میں سے نمایاں سوال یہ ہیں۔

(۱) اندرونی تجارت کے بارے میں مفاہمت ہو تاکہ دونوں مملکتوں کے عوام ان سے فائدہ اٹھا سکیں

دونوں ملکوں کی اقتصادی خوشحالی کو مضبوط کرنا

(۲) مغویہ خواتین اور بچوں کی بازیابی میں مخلصانہ کوشش۔

(۳) دونوں طرف کے پناہ گیروں کو دوبارہ آباد کرنا۔

(۴) املاک خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ جو پناہ گیر پیچھے چھوڑ آئے ہیں ان کا تصفیہ۔

(۵) دونوں ممالک میں رسل و رسائل کی بحالی۔

اگرچہ ان کے علاوہ اور دوسرے بھی امور ہیں لیکن یہ مسائل زیادہ اہم اور ضروری ہیں۔ بہت کچھ ہو چکا ہے اور کیا جا رہا ہے اور ان میں سے کئی امور میں حوصلہ افزا کامیابی بھی ہوئی ہے لیکن پھر بھی بہت کرنا ابھی باقی ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا ہم کو ہمت اور استقامت بخشے تاکہ ہم یہ کام صحیح روح اور جذبے سے کر سکیں۔ ہم ماضی قریب کو فراموش کر کے ہندوستان اور پاکستان کا ایک شاندار مستقبل اتحاد اور رواداری پر بنائیں تاکہ ہم سب سکھ اور چین کی زندگی گذاریں۔

غیر منقولہ جائداد حاصل کرنے کے اختیارات

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں سے واپس لئے گئے

لاہور ۲۵ مارچ۔ حکومت مغربی پنجاب نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں سے سرکاری کام کے لئے غیر منقولہ جائیداد حاصل کرنے کے اختیارات واپس لے لئے ہیں۔ یہ اختیارات اب کمشنروں کو دیئے گئے ہیں۔ اور وہ ان اختیارات کو صرف ان جائیدادوں کے بارے میں استعمال کریں گے جو پناہ گزینوں کی ملکیت نہیں ہیں۔ پناہ گزینوں کی چھوڑی ہوئی غیر منقولہ جائیداد الاٹ کرنے کا کام بدستور بحالیات کے کمشنر کرتے رہیں گے۔

جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ

مولوی احمد خان صاحب نسیم مولوی فاضل کو ایک ضروری کام کے سلسلہ میں ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں میں دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست ہے کہ مولوی صاحب موصوف سے پورا تعاون فرمائیں۔ اور جس کام کے لئے وہ آئے ہیں اس کی تکمیل میں ان کی ہر طرح مدد فرمائیں۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ
۱۳ میکلوڈ روڈ لاہور

جماعت احمدیہ کی تیسویں مجلس مشاورت

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال مجلس شوریٰ انشاء اللہ ۱۵-۱۶ اپریل کی درمیانی شب کو ربوہ میں منعقد ہوگی۔ اجلاس میں صرف بجٹ پیش ہوگا۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

روزنامہ الفضل
۲۶ مارچ ۱۹۴۹ء

قول و فعل کا یہ تضاد کیوں؟

پرسوں ہم نے عرض کیا تھا کہ ہمارے بعض انشاء پرداز اور افتتاحیہ نگار ذاتیات کی دلدل میں اسی طرح پھنس گئے ہیں۔ جس طرح ان کے خیال میں بعض قومی لیڈر پھنسے ہوئے ہیں حقیقت یہ ہے۔ کہ ہم دوسروں پر کیچڑ اچھالنے پر تو فوراً تیار ہو جاتے ہیں لیکن کبھی یہ غور کرنے کی زحمت نہیں اٹھاتے کہ کہیں ہمارے اپنے جسم بھی تو اس کیچڑ سے لت پت نہیں ہیں۔ کہتے ہیں کہ خیرات گھر سے شروع ہوتی ہے۔ جب تک ہم اصلاح کی نعمت پہلے اپنے آپ کو پیش نہ کریں۔ اور اپنے نفس کو ان برائیوں سے پاک نہ کر لیں۔ جن کی موجودگی دوسروں میں بھی محسوس کرتے ہیں۔ اس وقت تک انصافاً ہمارا کوئی حق نہیں ہے۔ کہ ہم دوسروں کی اصلاح کے لمبے لمبے دعوے لے کر کھڑے ہوں۔

یہ تو بات کا ایک پہلو تھا۔ آج ہم اسی بات کا ایک اور پہلو واضح کرنے کی کوشش کریں گے اور دیکھیں گے کہ ہمارا وہ طبقہ جو بظاہر پاکستان کے لئے غم کھانے میں اب سب سے پیش پیش ہے وہ در اصل کن سرگرمیوں میں معروف ہے۔ پچھلے دنوں یہ خبر مشہور ہوئی تھی۔ کہ بعض علماء نے غیر مسلموں کو خان لیاقت علی خان کی قرارداد مقاصد کی مخالفت کرنے کی طرح دی تھی اس پر بعض لوگوں نے ان علماء کے نام دریافت کرنے چاہے تھے۔ لاہور کا ایک سہ روزہ معاصر اسکے متعلق رقمطراز ہے۔

"اس پر پورے پاکستان میں علمائے کرام کے حلقوں کی طرف سے دریافت کیا گیا ہے کہ وزیر اعظم صاحب براہ کرم ان علمائے کرام کے نام بتائیں جنہوں نے ان قرارداد مقاصد کی مخالفت کے لئے غیر مسلموں کو ہشکایا جو پاکستان کی ریاست کو اسلامی ریاست کی حیثیت دیتی ہے۔ اور اس خطۂ ارضی میں جسے اسلام کے لئے حاصل کیا گیا ہے اسلامی نظام کے قیام کے امکانات پیدا کرتی ہے۔

اصل میں یہ غلطی وزیر اعظم صاحب کی ہے۔ جنہوں نے غیر مسلموں سے ایک بات سنی اور اسکو باور کر لیا۔ حالانکہ قرآن مجید میں تو ان مسلمانوں کی روایت پر بھی اعتبار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ جو فاسق اور بدکار ہوں۔ اور پھر باور ہی نہیں کیا۔ بلکہ اس پر ایک گرم گرم تقریر بھی کر ڈالی۔"

ہم یہ تو نہیں کہتے کہ معاصر ان علمائے خاص کی پردہ پوشی کرنا چاہتا ہے۔ جنہوں نے غیر مسلموں کو ہشکایا تھا۔ کیونکہ دلوں کے بھید اللہ تعالے کے سوا تو کوئی نہیں جان سکتا۔ مگر معاصر نہ معلوم کس طرح اس نتیجہ پر پہنچا ہے۔ کہ وزیر اعظم کے پاس ان علماء کے جرم کا ثبوت بجز غیر مسلموں کی روائت کے اور کچھ بھی نہیں۔ اگرچہ وزیر اعظم نے کسی مصلحت کی وجہ سے ان علماء کے نام ابھی تک ظاہر نہیں کئے۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ملک میں ایسے علماء ضرور موجود ہیں۔ جو اس قسم کی حرکات مذبوحی کے مرتکب ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ معاصر کی اسی اشاعت میں "اپنا مقام پہچانیئے" کے عنوان سے ایک مقالہ کی ابتداء ان الفاظ سے کی گئی ہے۔

"اسلامک نیوز سروس کے نامہ نگار کی اطلاع ہے۔ کہ بلوچستان میں بعض علماء کمیونسٹوں کا ساتھ دے کر بلوچوں میں طبقاتی نزاع کا فتنہ پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ بلوچستانی عوام کی اقتصادی معاشی اور اخلاقی حالت بہت ہی پسماندہ ہے۔ جاگیردار اور نواب دوسرے مقامات کی طرح یہاں بھی غریبوں کا لہو چوس رہے ہیں۔ اور کمیونسٹ اس صورت حال سے فائدہ اٹھا کر اندر ہی اندر طبقاتی کشمکش کی آگ بھڑکانے میں مشغول ہیں۔ لیکن علماء نوابوں اور جاگیرداروں کی مخالفت اور کمیونسٹوں کا ساتھ اس لئے نہیں دے رہے ہیں۔ کہ انہیں غریبوں سے کچھ ہمدردی ہے۔ اور وہ ان کی روٹی کا سامان کرنا چاہتے ہیں۔ بلکہ ان ناپاک سرگرمیوں کا محرک وہ بغض و عناد ہے۔ جو ان کے دل میں مسلم لیگ کی فتح اور قیام پاکستان نے ان کی تمناؤں اور ارادوں پر پانی پھیر دینے سے اور اب اپنی شکست کا انتقام لینے کے لئے کمیونسٹ عناصر کی پشت پناہی کر رہے ہیں یہ حالت صرف بلوچستان کی نہیں ہے بلکہ کم و بیش ہر مقام پر اس قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جو محض پاکستان کی مخالفت کی وجہ سے کمیونسٹوں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ یہ لوگ اپنی شکست کے اسباب معلوم کرنے کی کوشش کرتے۔ اپنے حال کی اصلاح کرتے اور قومی و وطنی سرگرمیاں چھوڑ کر خالص اسلام کے لئے اپنے آپکو وقف کر دیتے مگر یہ لوگ مسلم لیگ کی مخالفت میں اس حد تک کھو چکے ہیں۔ کہ انہیں اتنا بھی سوجھائی نہیں دیتا۔ کہ جو قدم وہ اٹھا رہے ہیں۔ وہ اسلام کے لئے اور خود ان کی ذات مقدس کے لئے کتنا خطرناک اور تباہ کن ہے۔"

امید ہے کہ معاصر اسلامک نیوز سروس کے مقالہ نگار کی اس خبر سے اندازہ کر سکے گا۔ کہ وزیر اعظم نے محض غیر مسلموں سے ایک بات سنکر ہی باور نہیں کر لیا ہو گا۔ اور گرم گرم تقریر نہیں کر ڈالی ہو گی۔ بلکہ ان کے پاس ایسے طبقہ کی موجودگی اور ان کی اس حرکت مذبوحی کے سرزد ہونے کی اس سے بہتر شہادت بھی موجود ہو گی۔ اگر ہم ان علماء کے جرم کے متعلق محض غیر مسلموں کی روایات پر بھروسہ کر کے کوئی قدم نہیں اٹھا سکتے۔ تو محض قیاس آرائیوں سے وزیر اعظم کے وطیرہ پر بھی نکتہ چینی کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔

ہماری دلی خواہش ہے اور ہم اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ پاکستان میں علماء تو کیا کوئی فرد مسلمان ایسا نہ رہے۔ جس کے دل میں اسلام اور اسکے بعد پاکستان کی بہبودی کا جذبہ کارفرما نہ ہو۔ لیکن ایک امر واقعہ سے چشم پوشی کرنا بھی ہمارے ارباب حل و عقد کے لئے کسی طرح زیبا نہیں ہے۔ اگر پاکستان میں ایسا عنصر موجود ہے۔ جو اس کا دلی خیر خواہ نہیں ہے۔ تو اس کا استیصال کرنا نہ صرف ہر ملک کے قانون کے مطابق جائز ہے۔ بلکہ اسلام میں بھی اس امر پر کماحقہ زور دیا گیا ہے۔ اس سے ہمارا قطعاً یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ کسی کو بلا تحقیق مخالف عنصر میں شامل سمجھ لیا جائے۔ اور محض ذاتی عناد کی بناء پر خواہ مخواہ دوسروں کو اس بہانے سے تنگ کیا جائے۔ لیکن ہر چیز کے ماللہ و ماعلیہ کو پہچاننے کے لئے کچھ قرائن بھی ہوتے ہیں۔ خاصکر جب بعض لوگوں کے گزشتہ طور و طریق واضح ہوں تو ان کے حالیہ اعمال کا انکی گزشتہ ہسٹری کی روشنی میں اندازہ لگانا خلاف مصلحت نہیں سمجھا جائے گا۔ کم سے کم اس وقت تک جب تک وہ لوگ ایک واضح ثبوت ہم نہ پہنچا دیں کہ وہ حقیقی طور پر اپنی رائے تبدیل کر چکے ہیں۔

اس سے ہمارا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ مثلاً کوئی گروہ اگر ایک خاص ایسا نظریہ پہلے رکھتا ہو جو کسی قوم کے لئے فی ذاتہ اچھا ہے۔ تو وہ اس کے متعلق بھی تبدیلی ظاہر کرے۔ مثلاً ایک گروہ تقسیم سے پہلے بھی چاہتا تھا۔ کہ مسلمان حقیقی طور پر مسلمان بن جائیں۔ تو اگر وہ تقسیم کے بعد بھی نیک نیتی سے اسی نظریہ کے فروغ کے لئے جدوجہد کرے۔ تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ چونکہ اس نے اپنی رائے تبدیل نہیں کی۔ اس لئے وہ ضرور پاکستان کی دشمن ہے۔ لیکن اگر وہ کسی خاص امر کے متعلق پہلے تو کچھ رائے رکھتا ہو۔ لیکن اب اس کے متعلق پلٹا کھا جائے۔ اور خواہ دونوں صورتوں میں مدعا ایک ہی ظاہر کرتا ہو۔ تو جہاں اس کی نیک نیتی کا استنباط بھی ہو سکتا ہے۔ وہاں اس گروہ کے خلاف بھی اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر اس کی بعض موجودہ حرکات کو اس کی گزشتہ ہسٹری کی روشنی میں سمجھا جائے تو غلط نہیں ہو گا۔ اس حقیقت کو ہم ایک مثال سے سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہ ہر کوئی جانتا ہے کہ پاکستان کو معرض وجود میں لانے کے لئے جتنی جدوجہد ہوئی اس کی ذمہ وار مسلم لیگ ہے۔ اور تقسیم سے پہلے جو انتخابات ہوئے وہ اسی غرض کے لئے ہوئے تھے۔ کہ دیکھا جائے کہ مسلم لیگ کی کتنی طاقت ہے۔ اب مسلمانوں کی ایک جماعت نے جو اقامت دین کی داعی اپنے آپ کو بتاتی ہے۔ مسلم لیگ کو ووٹ دینے سے اس لئے احتراز کیا۔ کہ مسلم لیگ کی یہ تمام جدوجہد اس کے خیال میں مسلمانوں پر ایک جاہلی نظام مسلط کرنے کی غرض سے ہے۔ اس احتراز کا مسلم لیگ کو کوئی نقصان ہوا یا نہ ہوا۔ یہ ایک الگ سوال ہے۔ لیکن کیا یہ حیرتناک نہیں ہے کہ یہی جماعت اب جبکہ اس کی خاموش مخالفت کے باوجود پاکستان بن گیا ہے۔ تو پلٹا کھا کر نہائت بے باکی سے فرما رہی ہے

"قیام پاکستان کی ساری جدوجہد کا مقصد صرف یہی تھا کہ اس خطۂ زمین پر اللہ کی حاکمیت اور کتاب وسنت کی روشنی میں وہ نظام حیات نافذ کیا جائے۔ جو صرف مسلمانوں کی پستی و انحطاط ہی کا حل نہیں بلکہ پوری انسانیت کے دکھوں کا مداوا ہے۔ مسلمانوں نے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے جان و مال کی بازی لگا دی۔ (کوثر ۲۱ مارچ ۱۹۴۹ء)

کیا یہ قول و فعل اور ماضی و حال میں بین تضاد نہیں۔ ایسا تضاد کسی جماعت کے لئے قطعاً قابل فخر نہیں کہلا سکتا۔ ساری جدوجہد مسلم لیگ نے کی تھی۔ اگر اس ساری جدوجہد کا مقصد اللہ کی حاکمیت قائم کرنا تھا۔ تو سوال ہے پھر آپ نے مسلم لیگ کو ووٹ دینے سے کیوں احتراز کیا؟

وحدت واخوت انسانی اور اسلام

از مکرم میاں محمد عمر صاحب بی-اے ایل ایل بی جھنگ

اسلام نے وحدت اور اخوت انسانی کی نہایت ہی اعلےٰ تعلیم دی ہے۔ اور تفصیلی احکام ایسے دیئے جن سے یہ مقصد بطریق احسن پورا ہو سکے نہ صرف یہ بلکہ عملاً نمونہ بھی دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔

یہ سراسر بہتان ہے کہ اسلام صرف وحدت ادیان اور اخوت اسلامی قائم کرنے کا مدعی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے ان ربکم واحد۔ ابا کم واحد کلکم من آدم۔ پھر فرماتے ہیں لیس للعربی فضل علی العجمی ولا للعجمی فضل علی العربی کلکم ابناء آدم ان احادیث میں کمال بلاغت سے وحدت اور اخوت اسلامی کی تعلیم دی گئی ہے۔ فرمایا کہ تمہارا خدا ایک ہے پس اس کے روبرو تم تمام بلحاظ مخلوق اور انسانیت ایک ہو۔ تمہارا باپ بھی ایک تھا اور تم سب اسی کے بیٹے ہو یعنی بھائی بھائی ہو۔ کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں اور کسی عجمی کو عربی پر فضیلت نہیں۔ دوسری جگہ فرمایا۔ لاتحاسدوا ولا تباغضوا وکونوا عباد اللہ اخوانا۔ کہ تم بغض اور حسد چھوڑ دو اور خدا کے بندے بن جاؤ اور بھائی بھائی ہو جاؤ پھر فرمایا۔ الخلق عیال اللہ کہ تمام مخلوق خدا کا عیال ہے خواہ کافر ہے خواہ مومن اور تم میں سے خدا کو وہی پیارا ہے جو مخلوق سے پیار کرتا ہے۔

کیا ان الفاظ سے بڑھ کر خوبصورت اور احسن طریق سے اخوت اور وحدت انسانی کی تعلیم ہو سکتی ہے۔ بہاء اللہ کے الفاظ اس تعلیم کے مقابل ذرہ بھر حقیقت نہیں رکھتے۔ چنانچہ اسلام نے تفصیلی تعلیم اس کے متعلق دی۔ توحید کامل کو پیش کیا۔ اقتصادیات۔ معاشرت۔ سیاسیات کی تعلیم ایسے رنگ میں دی کہ اخوت اور وحدت پیدا ہو۔ تمام مذاہب کو ایک جگہ جمع کر کے وحدت مذاہب پیدا کی نسلی، ملی، قومی امتیازات کو مٹا دیا۔ عورت مرد کے یکساں حقوق قائم کر دیئے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس کا عملی نمونہ بھی پیش کر دیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے خلفاء کے حالاتِ زندگی اس پر شاہد ہیں۔

یہ کہنا سراسر غلط ہے کہ اسلام بنی نوع انسان کی ہمدردی اور شفقت نہیں سکھاتا بلکہ اسلام کے دائرہ میں ہمدردی کو محدود کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمت للعالمین فرمایا۔ جس میں کافر و مومن دونوں شامل ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ نے فرمایا ان اللہ یامرکم بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ۔ کہ خدا تمہیں عدل اس سے بڑھ کر احسان اور اس سے بڑھ کر قریبی رشتہ داروں جیسا سلوک کا حکم دیتا ہے اور یہ سلوک بلا امتیاز مومن و کافر کے ہے۔ اسلام تو غلاموں سے خواہ غیر مسلم ہی ہوں بھائیوں جیسا سلوک کی تلقین کرتا ہے بلکہ جانوروں سے بھی حسن سلوک کرنے کی تلقین فرماتا ہے مکہ میں قحط پڑا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ سے کفار مکہ کی مدد فرمائی۔ فتح مکہ ہونے پر اپنے سخت ترین جانی دشمنوں کو جو بدترین مظالم کے مرتکب ہو کر قابل سزا ٹھہر چکے تھے آپ نے معاف کر دیا اور فرمایا کہ میں تم سے یوسف کے بھائیوں کا سا سلوک کرتا ہوں۔ کیا ایسی عملی شہادات کے ہوتے ہوئے کوئی انسان کہہ سکتا ہے کہ اسلام صرف ہمدردی مسلمانوں تک محدود رکھتا ہے؟

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیوں قرآن مجید میں مومنوں اور کافروں سے بظاہر امتیازی سلوک کی تعلیم نظر آتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کا سلوک انسانوں سے دو طرح کا ہے ایک تو اس کا فیض عام ہے اور دوسرا فیض خاص۔ فیض عام میں کسی ذاتی عمل یا کسب کا دخل نہیں اور وہ ہر ایک پر یکساں حاوی ہے خواہ مومن ہوں خواہ کافر۔ لیکن فیض خاص سے وہی فائدہ اٹھائیں گے جو خدا کے احکام پر عمل کریں۔

اسی طرح اسلام کی تعلیم ہے محبت شفقت۔ مروت اور احسان کے درجے ہوتے ہیں۔ جتنا کوئی قریب ہوتا جاتا ہے اور موافقت پیدا ہوتی جاتی ہے اتنا ہی محبت اور پیار بڑھتا جاتا ہے۔ اسلامی تعلیم کے مطابق ہمدردی، شفقت، مروت احسان کا دامن کافر و مومن پر یکساں پھیلا ہوا ہے۔ لیکن جوں جوں کوئی اسلامی تعلیم کے ساتھ موافقت پیدا کرتا جاتا ہے وہ محبت عامہ یا ہمدردی عامہ ترقی کرتی جاتی ہے۔ اور جب انسان اسلامی دائرہ کے اندر آ جاتا ہے اور باہم کامل موافقت پیدا ہو جاتی ہے تو محبت کمال کو پہنچ جاتی ہے۔ اسی بناء پر خدا تعالےٰ فرماتا ہے انما المؤمنون اخوۃ اور یہی وجہ ہے کہ اسلام دوسرے مذاہب میں لڑکی دینا پسند نہیں کرتا کیونکہ یہ رشتہ محبت پر مبنی ہے اور جب موافقت خیالات نہ ہوئی تو محبت کامل پیدا نہیں ہو سکتی۔ اسلام ہرگز یہ نہیں کہتا کہ تم دیگر مذاہب والوں سے قطع تعلق کر لو۔ خدا تو صاف قرآن میں فرماتا ہے کہ خدا تمہیں ہرگز منع نہیں کرتا کہ تم دیگر مذاہب کے ایسے لوگوں سے نیکی اور حسن سلوک کرو جو تم سے لڑائی نہیں کرتے۔ اسلام صرف ان لوگوں سے دوستی سے منع کرتا ہے جو دین کی بناء پر ظلم و ستم کر کے مجرم قرار پا کر قابل سزا ٹھہر چکے ہوں۔ لیکن پھر بھی خدا تعالےٰ فرماتا ہے لا یجرمنکم شنأن قوم ان لا تعدلوا کہ اگرچہ وہ لوگ تمہارے دشمن ہی سہی پھر بھی تم ان سے عدل سے پیش آؤ۔ کس قدر شاندار تعلیم انسانی وحدت اور اخوت پیدا کرنے والی ہے کہ باوجود دشمنی ہونے کے تم ان سے عادلانہ سلوک کرو۔

اسلام کا مقصد دراصل دنیا کو ایک مرکز پر لا کر حقیقی اخوت اور کامل وحدت پیدا کرنا ہے۔ لیکن جب تک یہ مقصد حاصل نہیں ہو جاتا اسلام نے ایسے قوانین وضع کئے ہیں کہ بغض و عناد، حسد دشمنی، قومی نسلی تنافر وغیرہ کی خلیج کو کم سے کم کر دیا جائے۔ اور اختلافات کی موجودگی میں بھی بنی نوع انسان صلح اور پیار کی زندگی بسر کریں۔ دنیا میں وحدت کامل اور حقیقی اخوت پیدا کرنے کا کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع ہوا اور اس کی تکمیل حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھوں ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پھر اس بھولے ہوئے سبق کو یاد دلایا۔ مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح اور امن کی بنیاد رکھی۔ اور اسلامی تعلیم کے ان پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ جس سے دنیا میں وحدت قائم ہو کر یہ دنیا امن و آشتی کی بستی بن جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس رنگ میں اس کام کو کیا اور جو بنیاد رکھی وہ ایسی شاندار ہے کہ ہر صاحب بصیرت تحسین دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میں تفصیلات میں نہیں جا سکتا۔ مضمون بہت لمبا ہو جائے گا صرف دو باتیں پیش کرتا ہوں جن سے بہائی دعووں کی بھی غلطی کھل جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے علم پا کر یہ ثابت کیا کہ عربی زبان تمام زبانوں کی ماں ہے۔ اس حقیقت کو صرف دعوی پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ علمی رنگ میں زبردست دلائل کے ساتھ پیش کیا اور وہ دن دور نہیں جب دنیا اس علمی تحقیق کے ماننے پر مجبور ہو گی۔ عربی زبان ام الالسنہ ہونے سے بین الاقوامی زبان کا مسئلہ خود بخود حل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب ایسی زبان موجود ہے جس سے تمام زبانیں نکلی ہیں تو اسے تمام دنیا کی مشترکہ زبان قرار دینے میں کوئی عذر نہیں ہو سکتا اور اس طرح تمام دنیا کے انسانوں میں وحدت پیدا ہونے کا خود بخود حل نکل آئے گا۔ یہ ہے وہ عظیم الشان کارنامہ مسیح موعود علیہ السلام کا جس کا منبع خدائی ہے۔ لیکن بہاء اللہ نے جو یہ کہا کہ ایک بین الاقوامی زبان ہونی چاہیئے تو وہ صرف یورپ کو خوش کرنا چاہتا تھا۔ اس میں کوئی اس کی ذاتی اہلیت نہ تھی۔

اسی طرح جب لیگ آف نیشن کا قیام ہوا تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی روشنی میں لیگ آف نیشن کے متعلق چند اصول بتائے اور فرمایا کہ ان اصولوں کے بغیر یہ ادارہ کامیاب نہ ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بہائیت نے تو صرف یورپ کی ہاں میں ہاں ملا کر لیگ آف نیشن کی تائید کی۔ لیکن احمدیت نے یورپ کو غلطی سے متنبہ کر کے صحیح اصول بتائے اور یہی مصلحانہ کام ہوتا ہے نہ کہ زمانہ کے پیچھے چلنا۔

پس یہ حقیقت ہے کہ وحدت اور اخوت انسانی کی صحیح تعلیم حقیقی اسلام یعنی احمدیت میں ہے اور اسی کے ذریعہ یہ کام ہوگا اور جھوٹے دعویدار شرمندہ ہوں گے۔

جلسہ سالانہ اور احباب جماعت کی ذمہ داریاں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ لاہور کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۲۶ دسمبر ۱۹۴۸ء میں تقریر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:-

"میں اپنے زمیندار بھائیوں سے کہتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو جلسہ پر آئے یا وہ افراد جو جلسہ پر آئیں وہ اپنے ساتھ تین تین سیر گیہوں یا آٹا فی کس کے حساب سے لیتے آویں۔ ان تین سیر گیہوں یا آٹا میں ایک کھانا گندم یا آٹا لانے والا کا ہوگا اور ایک ایسے آدمی کا کھانا ہوگا جو غریب ہے یا شہری ہے اور وہ اپنے ساتھ گندم یا آٹا نہیں لا سکتا۔ یعنی ڈیڑھ سیر گندم یا آٹا فی کس کھانے کا اندازہ ہے۔ ان تین سیر میں ڈیڑھ سیر اس فرد کا ہوگا اور ڈیڑھ سیر ایک اور شخص کا ہوگا۔ جو خدا تعالےٰ کے دفتر میں اس کا مہمان لکھا جائے گا۔"

حضور کا یہ ارشاد مفصل طور پر نظارت بیت المال کی طرف سے طبع کروا کر انہی ایام میں تمام جماعتوں کو بھجوا دیا گیا تھا۔ اب بذریعہ اعلان ہذا بطور یاد دہانی تحریر ہے کہ جن اصحاب کو جلسہ سالانہ پر آنے کی سعادت حاصل ہو وہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں تین سیر آٹا یا گیہوں اپنے ہمراہ لیتے آئیں تا کہ جلسہ کے ایام بغیر کسی تکلیف کے گذر سکیں۔

بعض جماعتوں کی طرف سے ایسی اطلاعات آ رہی ہیں کہ غلہ جمع ہے مرکز سے کوئی آدمی آ کر لے جائے اس لئے عمومی طور پر دوستوں کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے کہ ان حالات میں مرکز کے لئے یہ سخت دشوار ہے کہ مختلف اطراف و جوانب سے گندم یا آٹا فراہم کر کے لائے۔ یہ نہ صرف دقت طلب ہے بلکہ طول عمل بھی ہے۔ اس لئے احباب جماعت اگر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیان فرمودہ سکیم کے ماتحت ہی عمل پیرا ہوں تو بہت مناسب ہوگا۔

نظارت بیت المال

طوعی چندے یعنی اسلامی نظام

(از محمد رفیق صاحب واقف زندگی لاہور)

انسان کی حرکات و سکنات کی بناء محض مادی اسباب ہی نہیں بلکہ اس کے اخلاقی اور روحانی جذبات بھی ہیں۔ انسان صرف گوشت اور پوست کا مجسمہ ہی نہیں بلکہ اپنے اندر بے کنار اخلاقی اور روحانی قوتیں بھی رکھتا ہے۔ انسان کے اشرف المخلوق ہونے کی وجہ صرف اس کا ظاہر حجم اور قوت نہیں ہو سکتی کیونکہ ظاہری حجم اور قوت میں دنیا کی بہت سی اشیاء اس سے بڑی ہیں بلکہ اس کی فوقیت اس کی روحانی اور اخلاقی استعداد ہے جو خدا تعالےٰ کی طرف سے اسے ودیعت ہوئی ہے اور اسی بناء پر دنیا میں حاکمیت کی امانت انسان کے سپرد ہوئی۔

پس انسان روحانی، اخلاقی اور مادی قویٰ کا مجموعہ ہے۔ انسان کا کوئی فعل یا عمل خواہ انفرادی ہو یا اجتماعی، قومی ہو یا ملکی، سیاسی ہو یا اقتصادی اس کے روحانی اور اخلاقی جذبات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور انسان کے روحانی، اخلاقی اور مادی قویٰ کو صحیح نشو و نما دینے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسانی زندگی کا ہر لحظہ عمل ایسا ہو جس میں ان تینوں قوتوں کا لحاظ رکھا گیا ہو اور ہر قوی کے نشوونما کے اسباب مہیا ہوں۔ اگر اس اصول کو نظر انداز کر کے انسانی زندگی کا کوئی ایسا نظام قائم کیا جائیگا جس کے اصولوں کی بنیاد صرف مادی اسباب پر ہوگی تو وہ نظام انسانی زندگی میں امن قائم رکھنے میں ناکام رہے گا۔

موجودہ دور میں انسان کی اقتصادی اور سیاسی زندگی کے اصول اسکی اخلاقی اور روحانی استعداد کے مد نظر نہیں رکھے گئے تھے اور اس مادی اسباب پر بنائے ہوئے قوانین وضوابط نے اقتصادی بدحالی اور بے چینی پیدا کر دی۔ دنیا کی دولت سمٹ کر ایک طبقہ کے پاس جمع ہو گئی اور دوسرا طبقہ خالی ہاتھ رہ گیا اور امراء و غرباء کے درمیان بعد المشرقین قائم ہو گیا۔ جس کی وجہ سے دنیا میں سخت اضطراب پیدا ہوا چنانچہ ہر ملک اور قوم نے اپنے معاشرے میں غرباء کو ابھارنے اور ان کی اقتصادی بدحالی و بے چینی دور کرنے کی تدابیر پر غور کیا۔ مگر افسوس کہ دنیا کی نظر پھر مادی اسباب پر ہی پڑی اور انسان کی اقتصادی بدحالی کو دور کرنے میں انسان کی اخلاقی اور روحانی قوتوں کو نظر انداز کر دیا۔

بعض ملکوں نے دولت کی غلط تقسیم کے نقص کو دور کرنے کے لئے کارخانوں کے منافعہ میں مزدوروں کا حصہ رکھنے (Profit Sharing wages) کا اصول قائم کیا۔ لیکن اسکی بنیاد چونکہ کام کی مقدار اور معیار کے تناسب پر نہیں جس سے انسان اپنی قابلیت کا اظہار کر کے اسی تناسب سے ترقی کر سکے۔ اسلئے صرف کامیاب کارخانوں کے مزدور ہی کچھ حاصل کر سکے مگر دوسرے کارخانوں کے مزدوروں کی حالت ویسی ہی رہی۔ بعض ملکوں نے ایک ہی معیار کی مقررہ مزدوری (Fixed wages) سب کے لئے مقرر کر دی۔ مگر یہ تدبیر بھی کامیاب نہیں رہی کیونکہ کارخانوں کی کامیابی اعلےٰ ہنر مندی اور حسن انتظام پر منحصر ہوتی ہے اور اس کیلئے اس اصول میں کوئی گنجائش نہیں لہذا نتیجہ یہ ہوا کہ کم کامیاب کارخانے اپنا راس المال ہی کھانے لگ گئے اور ملک کی اقتصادی حالت بدستور ہی قابل اصلاح رہی۔

کئی ممالک نے بڑی بڑی صنعتوں اور کاروبار مثلاً ریلوے، کانیں، ڈاکخانے اور بجلی وغیرہ کو ملکی قبضہ (State control) میں لینے کا دستور جاری کیا تا مزدوروں اور غرباء کی حالت کو درست کیا جا سکے۔ مگر اسکی بنیاد صرف مادی اسباب پر ہے اور اس سے انسانی اخلاق کا جوہر یعنی انفرادی جد و جہد کی آزادی اور حریت شخصی دب جاتی ہے۔

روس اور اسکے حامی ملکوں نے تمام ملک کی صنعت، تجارت اور زراعت کو بالشویک تعلیم کے مطابق اپنے ہاتھ میں لے لیا اور ہر قسم کی زائد دولت انسانوں سے چھین لی اور ان کی جائدادوں پر جبری قبضہ کر لیا۔ تا ہر انسان کی ضروریات کے مطابق حکومت خود انتظام کر سکے۔ مگر یہ محض مادی قانون، انسان کی تسکین کا موجب نہیں ہو سکتا کیونکہ اس اصول میں انسان کی اخلاقی اور روحانی قوتوں کے اظہار کے مواقع کو محدود کر دیا گیا ہے۔ انفرادی جد و جہد میں آزادی۔ حریت شخصی اور روح تسابق صرف حکومت کی مرضی پر منحصر ہو گئی ہے اور یہ قانون بنانے والے اسبات کو بھول گئے کہ انسان صرف گوشت اور ہڈیوں کے جسم کا نام نہیں بلکہ روحانی اور اخلاقی اور مادی قوتوں کے مرکب کا نام ہے۔ اور انسان کے لئے وہی قانون امن آشتی اور اطمینان کا موجب ہو سکتا ہے جس میں اسکے ہر قوی کے نشو و نما کے لئے مواقع بہم پہنچائے گئے ہوں۔

قصہ مختصر موجودہ مادی دور میں انسان کو ایک بے جان اور بے حس مادی مجسمہ یا مشین سمجھ کر قانون بنائے گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انسان اپنی قوتوں کا توازن کھو بیٹھا اور اپنے آپ کو اپنے ہی ہاتھوں سے ہلاکت و بربادی کے گڑھے میں گرا دیا

اسلام نے موجودہ دور کے مادی قوانین کی طرح اپنے قانون صرف مادی ہی نہیں رکھے بلکہ انسانی قویٰ کے خالق نے انسان کی اقتصادی اور سیاسی زندگی میں اپنے اصولوں کی بنیاد روحانی اخلاقی اور مادی اسباب کے مناسب امتزاج پر رکھی ہے۔

مادی اسباب کے لحاظ سے اسلام نے غرباء کی ترقی کے لئے ایک طرف زکوٰۃ خمس، عشر اور ورثہ کا جبری حکم دیا اور سود، احتکار اور ٹرسٹ وغیرہ کو منع کیا تا ظاہری اسباب کے قانون کے لحاظ سے ایک حد تک اقتصادی بدحالی کا تدارک ہو جائے لیکن چونکہ صرف اتنا ہی قانون ہر زمانہ کی اقتصادی ضروریات اور خصوصاً موجودہ دور کے اقتصادی پیچیدگیوں کے دور کرنے کے لئے کافی نہیں تھا۔ اس لئے دوسری طرف اس کمی کو پورا کرنے کے لئے، انسان کی اخلاقی اور روحانی قوتوں سے کام لے کر ذاتی جد و جہد میں آزادی، حریت شخصی اور روح تسابق کو قائم رکھکر۔ مناسب طریق سے لوگوں کی زائد آمد اور جائدادوں کے ⅓ حصہ تک، انسانیت کی خدمت کی ترغیب دلا کر۔ طوعی چندوں کے حصول کا دستور جاری کر کے غرباء کے لئے فنڈ قائم کرنے کی حمایت کی۔

دوسری حکومتوں کے نظام خصوصاً بالشویک نظام کے خلاف، اسلام حد سے زیادہ جبری دباؤ کو ذاتی جد و جہد کی آزادی میں مداخلت اور انسانی اخلاق اور روحانیت کے نشو و نما کے منافی سمجھتا ہے دوسرے نظام امراء پر حد سے زیادہ جبری ٹیکس لگا کر یا ذاتی جائدادوں پر قبضہ کر کے اور زائد آمد کو چھین کر اپنے زمانہ کی اقتصادی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ مگر اس سے جذبات کو ٹھوکر لگنے کی وجہ سے امیر اور سرمایہ دار طبقے میں حکومت کے خلاف نفرت پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ مگر اسلام امراء سے انسانیت کی خدمت کے لئے منظم طور پر طوعی چندے طلب کرتا ہے اور ⅓ حصہ تک جائدادوں کی وصیت کی ترغیب دے کر غرباء کی اقتصادی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ جس سے بجائے نفرت کے امراء کے دل میں محبت اور ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

اگر ایک سرمایہ دار غرباء کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے بالشویک نظام کی طرح، جبری طور پر اپنی زائد دولت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ تو اسکے اندر غرباء کے لئے ہمدردی اور محبت ہرگز پیدا نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی غرباء میں سرمایہ دار کے لئے اخوت کے جذبات پیدا ہو سکتے ہیں۔ مگر اسلامی نظام میں انسان کی اخلاقی قوت سے کر غرباء کی تکلیف کو دور کر دیا گیا اور بجائے نفرت و مخالفت کے اس سرمایہ دار کے دل میں اخوت و محبت کے جذبات بھر دیئے علاوہ ازیں ذاتی جد و جہد میں آزادی بھی قائم رکھی جس سے انسان کی ذہنی قابلیت کو نشو و نما بھی حاصل ہوتی ہے اور انسان اخلاقی اور روحانی طمانیت بھی حاصل کرتا ہے۔

اسلامی نظام میں اگر ایک ڈاکٹر یا انجینئر یا کارخانہ دار اپنے علم اور کام میں ترقی کرنے کی کوشش کرتا ہوگا تو ساتھ ہی اسے یہ بھی ترغیب ہوگی کہ وہ اپنے غریب بھائیوں کی امداد اور ترقی کے لئے اپنی زائد آمد اور جائیداد سے طوعی چندہ بھی دے۔ جس سے کسی کے دل میں نفرت و مخالفت کے جذبات پیدا کئے بغیر اور ذاتی قابلیت کے اظہار کی آزادی میں مداخلت کے بغیر غرباء کی امداد کے لئے ایک خاصی رقم جمع ہو جائیگی لیکن بالشویک نظام میں ہر شے پر ملکی قبضہ ہو کر انسان کی ذاتی قابلیت کی نشو و نما کی آزادی میں روک پیدا ہو جائے گی۔ اور زائد آمد اور جائیداد پر جبری قبضہ۔ ایک طبقہ میں نفرت اور مخالفت کے جذبات پیدا کر دیگا

اسلامی نظام میں طوعی چندوں کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ انسان کی اخلاقی اور روحانی حالت بلند سے بلند تر ہوتی چلی جائے گی۔ ایک طرف امراء اور سرمایہ دار جب اپنے نادار اور غریب بھائیوں کے لئے طوعی چندے اور جائیدادوں کی وصیت کریں گے۔ تو ان کے دل اپنے غریب بھائیوں کی محبت میں سرشار ہو جائیں گے۔ اور دوسری طرف غرباء اپنے امیر بھائیوں کی اس طوعی قربانی کا احساس کر کے۔ اس کی الفت اور شکرگزاری کے جذبات میں گداز ہو رہے ہوں گے۔ یہ ماحول کیا ہی مبارک اور سہانا ماحول ہوگا۔ کاش! دنیا انسان کی اخلاقی اور روحانی قوتوں سے بھی کام لینا سیکھے اور کاش! وہ اسلامی اصولوں کو قبول کرے۔ اور دیکھنے والوں کو کہنا پڑے کہ

گر فردوس بر روئے زمیں است
ہمیں است وہمیں است وہمیں است

جناب مرزا قدرت اللہ صاحب مرحوم

(از محترمہ صادقہ ناہید صاحبہ بنت مرزا قدرت اللہ صاحب مرحوم)

احباب کو الفضل کے ذریعہ علم ہو چکا ہے۔ کہ میرے والد محترم مرزا قدرت اللہ صاحب ۲۰ ستمبر ۱۹۴۸ء بروز پیر ایک لمبی بیماری کے بعد لاہور میں ہم سب کو داغِ مفارقت دے کر اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ٥

آپ کا اصلی وطن لاہور تھا۔ لیکن ریٹائر ہونے کے بعد ہجرت کر کے قادیان چلے گئے تھے۔ آپ وہاں تقریباً پندرہ برس رہے۔ پھر فسادات کی وجہ سے قادیان سے ہجرت کر کے اپنے وطن لاہور تشریف لے آئے۔ آپ خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے۔ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ نہایت ہی نیک خیر خواہ اور بے حد مہمان نواز اور سلسلہ کے کام بڑے جوش سے کیا کرتے تھے۔ آپ کو بچپن سے ہی رویا صادقہ ہوا کرتی تھیں

جن دنوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ فرمایا۔ تمام پنجاب میں ہلچل مچی ہوئی تھی۔ میرے دادا جان نے ابا جان سے کہا کہ تم دعا کرو کہ آیا یہ شخص وہی ہے جس کا خدا تعالیٰ کی طرف سے وعدہ تھا یا کوئی اور ہے۔ چنانچہ ابا جان مرحوم نے اسی رات خواب میں دیکھا کہ قادیان کی طرف ایک اونچی پہاڑی ہے جس پر بے حد روشنی ہے۔ اس روشنی کی کرنیں اس تیزی سے نکل رہی ہیں کہ وہاں سے سیدھی میرے منہ پر پڑ رہی ہیں۔ میرے دادا جان صرف اسی خواب کی بناء پر جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔

اسی طرح انہوں نے اپنی وفات کے متعلق انیس سال پہلے خواب میں دیکھا کہ اب میری عمر کے انیس سال باقی رہ گئے ہیں۔ چنانچہ اس کے مطابق آپ ہمیں چھوڑ کر اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔

اپنی وفات کے صرف ایک روز پہلے فرمانے لگے میں نے دیکھا ہے کہ خداوند تعالیٰ زمین پر اتر آیا ہے اور میری طرف منہ کر کے یہ آیت پڑھی۔ یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ

اے اطمینان والی جان واپس آ جا اپنے رب کی طرف راضی اور پسندیدہ ہو کر اور داخل ہو جا میرے بندوں میں اور داخل کر دیا تجھے میں نے اپنی جنت میں۔ جس وقت ابا جان خواب سنا رہے تھے تو ان کی آواز میں رقت تھی اور جدائی کا احساس تھا۔ اس وقت اماں جان نے کہا آپ شکر بجا لائیں کہ اللہ آپ سے راضی ہو چکا ہے اور آپ کو جنت جیسی نعمت مل گئی ہے۔ یہ سن کر ان کے مرجھائے ہوئے چہرے پر مسرت کی لہر دوڑ گئی۔

ایک روز جبکہ ابا جان کی بیماری کافی لمبی ہو گئی تو میں نے پریشان ہو کر ابا جان سے کہا۔ ابا جان! اللہ میاں تو آپ کے دوست ہیں۔ آپ دعا کریں کہ وہ آپ کو جلدی صحت دے۔ یہ سن کر آپ مجھ سے ناراض ہوئے اور فرمایا نہیں وہ ہر وقت میری باتیں نہیں مانتا۔ کبھی کبھی اپنی بھی منواتا ہے۔ اگر وہ ہر وقت انسان کی باتیں ماننے لگے تو اس کی خدائی کیا ہوئی۔ نعوذ باللہ پھر تو ہم خدا ہو گئے کہ جو چاہا منوا لیا۔

وفات سے دو روز قبل بڑے بھائی صاحب آئے اور پوچھا۔ آج آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ یہ فقرہ سنتے ہی فوراً ان کے نحیف لبوں نے جنبش کی اور بڑے جوش سے فرمایا "ہم تو اب خدا کے پاس جا رہے ہیں" ان کی آخری گھڑی دیکھ کر جب ہم رو دیئے تو فرمایا۔ رو و مت صبر کرو ہمیں نصیحتیں کرنے لگے کہ خدا کو کبھی نہ بھولنا۔ اگر کوئی تمہارے ساتھ سختی بھی کرے تو سختی کا جواب نرمی سے دینا۔ اس کے بعد وہ بول نہ سکے لب خاموش تھے۔ لیکن آنکھیں گویا تھیں اور وہی نصیحتیں دہرائے جا رہی تھیں۔ وہ ہمیں دیکھتے رہے۔ اور ہم سب ان کے چہرے کی طرف دیکھتے رہے کہ چند گھڑیوں کے بعد یہ مبارک چہرہ ہم سے ہمیشہ کے لئے چھپ جائے گا۔ اور کبھی اس کی ہلکی سی جھلک بھی ہم نہ دیکھ سکیں گے

احباب جماعت اور صحابہ کرام حضرت مسیح موعود اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمادے اور ان کی بیوہ اور بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔ اور ہمیں یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

جماعت کے جملہ تاجر و صناع احباب کیلئے خوشخبری

احباب کو معلوم ہے کہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء عالی کے مطابق ایک ایوان تجارت و صنعت کی تشکیل کی جا رہی تھی۔ چنانچہ اب خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ یہ ایوان "دی پیپلز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری" کے نام سے گورنمنٹ آف پاکستان کے پاس رجسٹرڈ ہو گیا ہے

اس ایوان کا مقصد یہ ہے کہ جملہ تاجر و صناع اپنا ایک مستقل ادارہ قائم کریں۔ جو حکومت پاکستان کا تسلیم شدہ ہو تا حکومت سے اپنے حقوق اور مفادات کی حفاظت کے لئے کوشش کی جا سکے۔ اس کے ذریعہ سے ہر قسم کی تجارتی اور صنعتی معلومات کو اکٹھا کر کے جملہ ممبران کو بہم پہنچائی جائیں۔ دوسرے تجارتی ایوانوں اور صنعتی اداروں سے چیمبر ہذا کا تعلق قائم کر کے اپنی تجارت و صنعت کو فروغ دیا جائے دنیا کے مختلف مقامات پر تجارتی تحقیقاتی ادارے سکول اور لائبریریاں قائم کی جائیں اور باہمی تعاون اور ہم آہنگی سے اپنی تجارت و صنعت کی حفاظت۔ ترقی اور بہبود کی کوشش کی جائے۔

لہذا جملہ تاجر و صناع اصحاب سے گذارش ہے۔ کہ وہ جلد اس اہم اور قومی ایوان سے اپنی فرم یا کمپنی کا تعلق قائم کریں اور اس کی اطلاع درخواست مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرما دیں

(جنرل سیکرٹری دی پیپلز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری پبلی کیشنز ڈویژن پیلس (سابقہ جائنٹ ولسن بلڈنگ) دی مال لاہور)

موسیٰ بنی مائینز میں محترم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بہار کی تشریف آوری

۸ مارچ کی شام کو محترم مولانا سید وزارت حسین صاحب امیر جماعت ہائے صوبہ بہار جمشید پور کے امیر مولوی سلیمان صاحب کے ہمراہ تشریف لائے۔ مسجد احمدیہ بنی مائینز نمبر ۲ میں جماعت کی طرف سے خاکسار نے ایڈریس پیش کیا جس میں آپ کی خدمات اسلام بالخصوص بہار میں فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کا ذکر کیا۔ اور آپ سے درخواست کی کہ اس جماعت کی ترقی کے لئے دعا فرماویں۔ جواب میں امیر صاحب نے نہایت درد انگیز تقریر فرمائی۔ آپ نے قرآن شریف کا ایک معلومات سے لبریز درس دیا۔ درس کے بعد خاکسار اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ عطاء الرحمن صاحب نے اپنے معزز مہمان کو ہمراہ لے کر شہر کے تعلیم یافتہ احباب سے ملاقات کرائی۔ اکثر احباب آپ سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ نماز عصر کے بعد خدام الاحمدیہ کے ممبروں نے خدام الاحمدیہ کے دفتر میں ایک جلسہ منعقد کیا جس میں آپ نے اور مولوی سلیمان صاحب نے خدام کو قیمتی نصائح سے محظوظ فرمایا۔ مغرب کی نماز کے بعد آپ نے احمدیہ محلہ نمبر ۳ میں خدام الاحمدیہ کی بنائی ہوئی مسجد کا افتتاح فرمایا۔ افتتاح کے بعد حضرت مصلح موعود کا وہ پیغام جو آپ نے جلسہ قادیان کے موقعہ پر تحریر فرمایا تھا۔ جس میں آپ خود بھی شریک تھے پڑھ کر سنایا۔ سب حاضرین پیغام سن کر زار زار رونے لگے۔ مسجد کے افتتاح کے لئے خدام الاحمدیہ نے جو جلسہ گاہ بنایا تھا۔ اس میں سیرت النبی کا جلسہ ہوا۔ امیر صاحب نے تقریر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر نہایت عمدہ تقریر کی جس کا سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ حاضرین میں علاوہ احمدی مستورات کے ہندو۔ عیسائی غیر احمدی بھی شریک تھے۔ جلسہ گاہ سامعین سے پُر تھا۔ بہت لوگ جگہ کی ناکافی کے باعث باہر کھڑے تھے۔ حاضرین کی تواضع جلسہ کے بعد نوا کہات سے کی گئی۔ اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں علاوہ خدام کے اس محلہ کے رئیس شیخ عبدالحمید صاحب احمدی قابل شکریہ ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ یہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ امیر صاحب موصوف کو باصحت لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور بیش از بیش خدمات دین کی توفیق عطا کرے۔

(خاکسار فیاض الدین احمد ہی پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ موسیٰ بنی مائینز ضلع سنگھ بھوم صوبہ بہار)

برطانیہ کے ہوائی بیڑے پر ۲½ ارب سے زیادہ رقم صرف کی جائیگی

لندن ۲۵ مارچ:- پچھلے دنوں برطانیہ اور امریکہ کے طیاروں نے ایک دن کے اندر اندر آٹھ ہزار پچیس ٹن وزنی سامان برلن پہنچا کر ایک نیا ریکارڈ قائم کر دیا۔ حال ہی میں معلوم ہوا ہے۔ کہ دو سو تیس دنوں میں صرف برطانوی بیڑے کے طیاروں نے برلن کی طرف چھتیس ہزار چار سو بائیس پروازیں کیں۔ دو لاکھ آٹھ سو ۶۶ ٹن سامان برلن پہنچایا اور وہاں سے ۱۶ ہزار ٹن وزنی سامان اور بیالیس ہزار آٹھ سو مسافر لندن پہنچائے۔

برطانیہ کا مقصد یہ ہے۔ کہ ہوائی بیڑے کی کارکردگی میں اضافہ کیا جائے اگلے مالی سال کے لئے برطانیہ نے اس سلسلے میں اپنے منصوبے تیار کر لئے ہیں۔ جرمنی بحیرہ روم۔ مشرق وسطیٰ اور خود انگلستان میں ہوائی دستوں کو از سر نو جدید سامان سے آراستہ کیا جا رہا ہے۔ فضائی سیکرٹری مسٹر آرتھر ہینڈرسن نے حال ہی میں انکشاف کیا۔ کہ اگرچہ ابھی تک جیٹ بم باروں کو کام میں نہیں لایا گیا۔ لیکن بعض اعلیٰ نمونوں کے تجربے ہو رہے ہیں۔ اور بہت جلد یہ طیارے بھی کام میں آنے لگیں گے۔

اگلے مالی سال پر ہوائی جہازوں پر برطانیہ دو ارب چونسٹھ کروڑ انتیس لاکھ روپے صرف کرے گا۔ یہ رقم پچھلے سال کے مقابلے پر چوالیس کروڑ اٹھتر لاکھ پچاس ہزار روپے زیادہ ہے۔ برطانیہ کی نیشنل سروس میں ایک لاکھ آدمیوں کے علاوہ مزید ایک لاکھ دس ہزار مرد اور ساڑھے چودہ ہزار عورتیں ہوائی بیڑے سے وابستہ ہیں:۔

ریاستی لیگ کی پاکستان لیگ سے الحاق کی مخالفت

کراچی ۲۵ مارچ:- لسبیلہ ریاستی مسلم لیگ کے سیکرٹری اور ریاستی مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے ممبر مسٹر احمد خان جاموٹ نے ایک جماعت کی حیثیت سے ریاستی مسلم لیگ کے پاکستان لیگ میں انضمام کی وکالت کی ہے۔

ایک بیان میں انہوں نے ریاستوں میں نئے سرے سے لیگ کی شاخوں کی تنظیم کرنے کی مجوزہ تحریک پر نکتہ چینی کی ہے۔ ان کی رائے میں اس کی وجہ سے لیگی کارکنوں کی صفوں میں انتشار پیدا ہو جائے گا۔ جنہوں نے بہت قربانیوں اور تکالیف برداشت کرنے کے بعد ریاستی لیگ کی دوبارہ تنظیم کی تھی۔

ریاستوں کی حالت پاکستان کے دوسرے صوبوں کی حالت سے بالکل مختلف ہے۔ اور کل پاکستان مسلم لیگ کا اپنی نئی مہم میں کوئی کامیابی حاصل کرنا بہت دشوار ہے۔ (اسٹار)

سمار با میں عراقی کرنسی!

نابلوس ۲۵ مارچ:- عراق کے فوجی گورنر جنرل کے مجریہ ایک اعلان میں عراقی دینار کو ضلع سمار یا کے لئے سرکاری کرنسی قرار دیا گیا ہے۔ (اسٹار)

انجمن صحت میں عراق کی نمائندگی

بغداد ۲۵ مارچ:- عالمی انجمن صحت نے عراق کو انجمن میں اپنا ایک مستقل نمائندہ رکھنے کی دعوت دی ہے

(اسٹار)

تین سال میں برطانیہ کی برآمد تین گنا ہو گئی

(از جان کنگسلے)

لندن ۲۵ مارچ تین سال کے اندر اندر برطانیہ کی برآمد تین گنا ہو گئی ہے۔ یہ اضافہ اس لئے ہوا کہ انسانی اور مادی ذرائع کا افادی نقطۂ نگاہ سے بہترین استعمال ہوا۔ اور نجی کاروبار کے ساتھ ساتھ قومی ملکیت کی صنعتیں بھی ترقی کرتی رہیں۔

برطانیہ کے معاشی ڈھانچے کا تقاضہ یہ ہے کہ باہر سے اشیاء درآمد کرنے میں پوری کفایت سے کام لیا جائے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حکومت یا تو خود خریدار بن جاتی ہے۔ یا کم از کم درآمد پر کنٹرول ضرور رکھتی ہے۔ اس کے برعکس برآمد آزاد رکھی گئی ہے۔ برطانوی مصنوعات کو سمندر پار بیچنے کا کام ایسے افراد کے سپرد ہے جو نہ صرف اپنی منڈیوں سے واقف ہیں۔ بلکہ یہ بھی جانتے ہیں کہ تجارت کی اعلیٰ روایات کس طرح برقرار رکھی جا سکتی ہیں۔

درآمد اور برآمد کے لحاظ ہی ہمیں پیداوار کے بارے میں سوچنا ہے۔ جس میں برطانیہ بہت کامیاب ہو رہا ہے۔ اگر ۱۹۳۶ء میں سو چیزیں بنتی تھیں تو ۱۹۴۷ء میں ۱۰۸ اور ۱۹۴۸ء میں ۱۲۱ اشیاء بنیں۔ اگرچہ ان اشیاء کی کھپت تجارتی کمپنیوں کا کام ہے۔ لیکن حکومت نے ان کی مدد کی اور ساز گار حالات پیدا کئے۔ جس کی چند مثالیں پیش کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہو گا

ضروری خام مواد کی بہم رسانی کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تاجر باہر سے آرڈر لینے جائیں کیونکہ پیداوار کے سلسلے میں انہیں یقین ہوتا ہے کہ خام مواد آتا جائے گا۔ حکومت کی مالی پالیسی مصنوعات پر امتیازی ٹیکس کی صورت میں مدد کرتی ہے۔ اس سے ملک کے اندر مانگ کم ہو جاتی ہے اور سمندر پار کے خریدار کو فائدہ ہوتا ہے۔

مصنوعات کی سمندر پار فروخت میں حکومت براہِ راست امداد بھی کرتی ہے۔ مثلاً آجکل مختلف ممالک سے تجارتی سمجھوتے اس زاویۂ نگاہ سے کئے جا رہے ہیں کہ برطانیہ ڈالر یا سونا بیچے بغیر تمام ضروری درآمد حاصل کرنے اور درآمد اور برآمد کے درمیان متوازی تبادلہ ہو جائے۔ جب یہ معاہدے ہو جاتے ہیں تو حکومت برطانیہ نجی تاجروں کو بتاتی ہے کہ کس قسم کی مصنوعات کے لئے بہترین منڈیاں کونسی ہیں

مختلف ملکوں میں جو تجارتی مشن جاتے ہیں۔ وہ وہاں کی تمام مقامی ضروریات کا جائزہ لے کر ساری معلومات برطانوی تاجروں تک پہنچاتے ہیں۔ نیز برآمد کے لئے کئی مقامات پر معلوماتی دفاتر قائم ہیں اس کے علاوہ بھی کئی اور طریقے ہیں۔ جن سے حکومت اپنے تاجروں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے ملک کے اندر حکومت ملک کی پوری حالت کھول کر عوام کے سامنے پیش کرتی ہے اور اس طرح عوام کا تعاون حاصل کرتی ہے وہ عوام کو بتاتی ہے کہ پیداوار کو کیوں بڑھایا جانے اور اندرونی مانگ کو کیوں محدود کیا جائے۔ اسی پالیسی کا نتیجہ آج یہ ہے کہ برآمد کی مصنوعات کی پیداوار روز بروز بڑھ رہی ہے

پام دت کی ضمانت ضبط ہو جائیگی

برطانیہ کے عام انتخابات کے متعلق اندازے

لندن ۲۵ مارچ۔ کمیونسٹ پام دت نے اپنے اس ارادہ کا اظہار کیا ہے۔ کہ وہ آئندہ انتخابات میں برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون کا مقابلہ کریں گے۔ لیکن اس کی وجہ سے لیبر پارٹی میں کسی قسم کی تشویش کا اظہار نہیں ہوا۔

لیبر پارٹی کے سیکرٹری نے کہا کہ گذشتہ عام انتخابات میں پام دت نے ایمرے کا مقابلہ کیا تھا۔ ہمارا لیبر پارٹی کا امیدوار کامیاب ہوا۔ اگر پام دت نے اب بھی مقابلہ کیا تو یقینی طور پر اُن کی ضمانت ضبط ہو جائیگی ترجمان مذکور نے مزید کہا، کہ غالباً پام دت کمیونسٹ پارٹی اور مارشل اسٹالن کی ہمت بڑھانے کے لئے مسٹر بیون کے خلاف کھڑے ہو رہے ہیں۔ کیونکہ مارشل اسٹالن برطانوی کمیونسٹوں کی کوششوں کا بہت مضحکہ اڑاتے ہیں۔ (اسٹار)

سکھر بند کے لئے غیر ملکی ماہرین کی روانگی

کراچی ۲۵ مارچ سکھر میں مشہور لائیڈز بند کو جو نقصان پہنچا ہے۔ اس کا معائنہ کرنے کے لئے ایک غیر ملکی ماہر کل سکھر روانہ ہو گیا ہے۔ سندھ کے چیف انجینئر مسٹر خواجہ ماہر کے ہمراہ ہیں جو کل دارالحکومت واپس آ کر حکومت کے سامنے رپورٹ پیش کریں گے۔ حکومت سندھ نے صرف کچھ اور غیر ملکی ماہرین کو دعوت دی ہے کہ وہ اس معاملہ پر حکومت کو مشورہ دیں۔ (اسٹار)

عربوں کے لئے آر اے الیف کی امداد

لندن ۲۵ مارچ :۔ آر۔ اے الیف نے حضر موت میں قحط کے خطرہ میں گرفتار عربوں کی جو امداد کی ہے۔ اس کا جائزہ لیتے ہوئے اخبار "ٹائمز" رقمطراز ہے۔ کہ فوری مشکلات کے دوران میں ... غلہ بھجا یا گیا۔ لیکن وہ لکھتا ہے کہ یہ صرف عارضی امدادی اقدامات ہیں۔ اور دیر پا علاج حضر موت کو اپنے پیروں پر ہی کھڑا کر کے کیا جا سکتا ہے۔

اخبار مذکور مزید لکھتا ہے۔ کہ پانی کی زیادہ یقینی طور پر فراہمی اور کاشتکاری کے جدید ترین طریقوں اور نو آبادیاتی ترقی اور بہبودی کے فنڈ سے امداد دینے کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے۔ اپنی امداد کے اس قسم کے طریقوں سے ہی یہ ملک ابتدائی امداد میں عرصہ کے بعد غیر ملکی امداد کے بغیر زندہ رہنے کی امید کر سکتا ہے۔ وہاں کچھ ملکی صنعتیں شروع کرنے کے امکانات پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔" (استار)

دولت مشترکہ کی کانفرنس کی تیاریاں

لندن ۲۵ مارچ :۔ اب جب کہ سوائے وہائٹ ہال کے دولت مشترکہ کے تمام سیکرٹری یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ اپریل کے آخر میں دولت مشترکہ کی ایک کانفرنس لندن میں منعقد ہوگی۔ پس پردہ بڑی سرگرمیاں ہو رہی ہیں۔

قدرتی طور پر برطانیہ کے ہندوستانی باشندے پنڈت نہرو کی آمد پر بہت خوش ہیں۔ اور ان کے انتہائی مختصر قیام کے باوجود اس بات کے خواہاں ہیں۔ کہ انہیں وزیر اعظم سے ملاقات کرنے کا زیادہ سے زیادہ موقعہ دیا جائے۔

جنوبی افریقہ کے ڈاکٹر مالان کی آمد کے ارادہ کی اطلاع سے ایک اور قسم کی دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ اس ہفتہ لندن کے علاقہ میں سیاسی جلوسوں پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ لیکن جنوبی افریقہ کے ہندوستانی باشندے اور بہت سے ہندوستانی طلباء کو یقین ہے۔ کہ وہ اس پابندی سے بچ سکتے ہیں۔ چنانچہ وہ ہوائی مستقر پر ڈاکٹر مالان کا سیاہ جھنڈوں سے استقبال کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔

اس دوران میں وہائٹ ہال کے اعلیٰ اختیارات رکھنے والے ماہرین بیلسٹی بالکل خاموش ہیں۔ اُن کا بیان ہے کہ "ہمارے نمائندوں کی واپسی تک ہمارے کچھ نہ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ برطانیہ کا آخری بیان قیاس آرائی کے بجائے حقائق پر مبنی ہوگا"۔

پھر بھی سمندر پار سے اس قدر اطلاعات موصول ہوئی ہیں کی روشنی میں یہ یقین کرنے کی وجوہ موجود ہیں کہ وہائٹ ہال کو اپنے رویہ پر نظر ثانی کرنی پڑے گی۔ اور یہ کہ چند دنوں میں کسی نہ کسی قسم کا ایک بیان دیا جائے گا۔ (استار)

لندن میں سجارتی نمائش

لندن ۲۵ مارچ :۔ امسال پچاس مختلف ممالک سے زمین دوز کھدائی کی بھاری اور ہلکی مشینری کے خریدار لندن میں جمع ہو رہے ہیں۔

انجینری کے مرکز گلاسگو سے زمین دوز کھدائی اور معدنی مشینری کی نمائش میں شرکت کے لئے دعوت نامے بھیجے جا چکے ہیں۔ یہ نمائش اول کورٹ لندن میں جولائی ۱۹۴۹ء کے دوسرے ہفتے میں دکھائی جائے گی۔ چونکہ یہ نمائش محض سجارتی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے عام پبلک کے داخلہ کی اجازت نہ ہوگی۔ اس نمائش میں دنیا بھر کے خریداروں کو پہلی دفعہ وہ تمام آلات دکھائے جائیں گے۔ جو زیادہ سے زیادہ سہولت کے ساتھ کام میں لائے جا سکتے ہیں۔

فلسطینی عرب شرق اردن میں شمولیت نہیں چاہتے

مفتی اعظم کے نمائندہ کا توفیق پاشا کو جواب

کراچی ۲۵ مارچ۔ مفتی اعظم کے ذاتی نمائندوں نے شرق اردن کے وزیر اعظم توفیق ابوالہدیٰ پاشا کے حالیہ اس بیان کو چیلنج کیا ہے کہ چونکہ فلسطینی عرب اپنی حکومت آپ قائم نہ کر سکے اس وجہ سے انہوں نے شرق اردن میں شمولیت کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔

امداد فلسطین کے ایک مشن کے سلسلہ میں عبداللہ غوشے اور سلیم الحسینی کچھ عرصہ سے پاکستان میں ہیں۔ آج انہوں نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ انتداب کے خاتمہ پر جب فلسطین کے عربوں نے اپنی حکومت قائم کرنے کی کوشش کی تو شرق اردن کی حکومت نے ان کی راہ میں روکاوٹیں پیدا کر دیں۔ اور یقیناً توفیق پاشا کو اس بات کا علم ہے۔ اور آخر کار جب گذشتہ ستمبر میں کل عرب فلسطین حکومت قائم ہو گئی اور تمام عرب حکومتوں نے اسے تسلیم کر لیا تو شرق اردن نے نہ صرف اسے تسلیم کرنے اور اس سے تعاون کرنے سے انکار کیا بلکہ ان مندوبین کو فلسطین کی آئین ساز اسمبلی کے اجلاس میں شرکت سے روک دیا جو اس کے مقبوضہ علاقہ سے تعلق رکھتے تھے۔

جہانتک اہل فلسطین کا شرق اردن میں شمولیت کا تعلق ہے ہم شرق اردن کے وزیر اعظم کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم نہ صرف فلسطین اور شرق اردن کے درمیان اتحاد کے خواہاں ہیں بلکہ تمام اسلام کا اتحاد چاہتے ہیں۔ پھر بھی شرق اردن میں شمولیت کے متعلق ہمارا یہ اعتراض ہے کہ جب وہ اپنی ہی سرحدوں کی حفاظت نہیں کر سکتا تو دوسروں کی کیا کرے گا۔

شرق اردن کے وزیر اعظم کی رائے معلوم کرنے کے لئے ایک استصواب رائے کی تجویز کے سلسلہ میں مفتی اعظم کے نمائندوں نے کہا کہ کیا یہ استصواب رائے آزادانہ اور جائز ہوگا۔ اور اس کا انتظام کون کرے گا۔ (استار)

روزگار اور ٹریننگ سے متعلق اعداد و شمار

کراچی ۲۵ مارچ۔ پاکستان میں روزگار کی ۲۳ تبادلہ گاہوں نے جنوری ۱۹۴۹ء میں تمام اقسام کے ۹۱۸۷ درخواست کنندگان کو کام پر لگایا۔ ان میں ۱۳۰۰ مہاجر ۴۴ عورتیں ۱۳۰ اپاہج سابق فوجی تھے۔ صرف ملتان کی روزگار کی تبادلہ گاہ نے اس مہینہ میں ۱۸ عورتوں کو روزگار مہیا کیا۔ جنوری میں روزگار کی تبادلہ گاہوں میں درج رجسٹر ہونے والے اشخاص کی کل تعداد ۲۰۴۳۳ تھی۔ اس کے مقابلہ میں دسمبر میں ۱۸۷۵۱ اشخاص درج رجسٹر ہوئے۔ گویا ۱۶۸۲ کا اضافہ ہوا۔

نائب وزیر مہاجرین کے کیمپ میں

کراچی ۲۵ مارچ۔ ڈاکٹر آئی۔ ایچ۔ قریشی نائب وزیر مہاجرین سندھ کے ہشت روزہ دورہ سے آج شام کراچی واپس آ گئے۔ ڈاکٹر قریشی نے اپنے دورے کے دوران میں ٹھٹھہ۔ حیدر آباد تھر پارکر۔ اور نواب شاہ کے ضلعوں کا معائنہ کیا۔ موصوف نے ایک ہزار سے زیادہ فاصلہ کار کے ذریعے طے کیا اور ہر تعلقہ کے مرکزوں اور بہت سے گاؤں میں تشریف لے گئے۔ آپ نے ہزاروں مہاجرین سے خود ملاقات کی اور انہوں نے اپنی مشکلات اور شکایات کو براہ راست آپ کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے ان تمام شکایات کا ازالہ کرنے کے لئے فوری تدابیر اختیار کیں جو آپ کے نوٹس میں لائی گئی تھیں اور ہر جگہ کے مہاجروں کی تسلی اور تشفی کی۔ آپ نے ایک یا دو مقامات پر بعض اقلیتوں کے نمائندوں سے بھی ملاقات کی جنہوں نے آپ کو یقین دلایا کہ مقامی باشندوں اور مہاجروں سے ان کے تعلقات اطمینان بخش ہیں۔

آپ نے انٹرویو کے دوران میں کہا کہ اس دورہ سے انہیں اندازہ ہو گیا ہے کہ مہاجروں کی بحالی کا کام کتنے وسیع پیمانہ پر ہو رہا ہے۔ اور انہیں اس امر کا پختہ یقین ہو گیا ہے کہ اس کام میں سرکاری اور غیر سرکاری لوگوں کا تعاون ضروری ہے۔

آپ نے دیکھا کہ ہر جگہ مہاجر اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے اور اپنی زندگیوں کو نئے ماحول میں کامیاب بنانے کی آرزو رکھتے ہیں۔ چند دیہات میں خوشحالی کے آثار پیدا ہو چکے ہیں۔ آپ یہ دیکھ کر خاص طور پر مسرور ہوئے کہ بعض بستیوں میں ان بدقسمت انسانوں کو کم و بیش مسرت زندگی حاصل ہو گئی ہے۔ جہاں کہیں بھی مہاجر کسب معاش کے اہل نہیں ہیں اور حکومت کی امداد سے بسر اوقات کر رہے ہیں وہ زرعی آلات اور روپیہ حاصل کرنے کے لئے بے تاب ہیں تاکہ کاشت کاری کر سکیں۔ یہ مسلمہ امر ہے کہ بہت سے مہاجرین عمدہ کاشتکار ہیں اور جہاں کہیں بھی انہوں نے زمین بوئی ہے مقامی افسروں اور کاشتکاروں نے ان کی فصل کو خراج تحسین ادا کیا ہے۔ شفاخانوں۔ اسکولوں اور حفظان صحت کے کاموں کے لئے ہر طرف سے مطالبہ کیا جا رہا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مہاجروں نے عمدہ شہری ہونے کے احساس اور ایک مہذب اور مرفہ الحال زندگی کی خواہش کو فراموش نہیں کیا۔

کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس

نئی دہلی ۲۵ مارچ معلوم ہوا ہے کہ اپریل کے پہلے ہفتہ میں کانگرس کے مرکزی پارلیمنٹری بورڈ کا یہاں ایک اجلاس منعقد ہوگا۔ صدر کانگرس ڈاکٹر پٹابھائی سیتا رامیا صدارت کریں گے۔ بورڈ حکومت بہار کے خلاف ایک شکایت پر بھی غور کرے گا۔ یہ شکایت حکومت بہار کے ہندی کو لازمی مضمون بنانے اور صوبہ کے بنگالی زبان بولنے والے علاقوں تک میں ابتدائی تعلیم کے دور میں ہندی کو ذریعہ تعلیم بنانے کے خلاف ہے (استار)

اٹلی کی طرف سے پاکستان کو برف بنانیکا پلانٹ مہیا کرنے کی پیشکش

کراچی ۲۵ مارچ۔ محکمہ تجارتی اطلاعات و اعداد و شمار کو برف بنانے کا پلانٹ (مکمل مشنری) مہیا کرنے کی ایک پیشکش موصول ہوئی ہے۔ یہ پلانٹ روزانہ ۵ ٹن ۱۰ ٹن تک برف تیار کر سکتا ہے جو کاروباری اشخاص اس سے دلچسپی رکھتے ہوں وہ ضروری نقشے اور خاکے دیکھنے اور پیشکش کی شرائط اور روانگی کی تاریخیں معلوم کرنے کی غرض سے اسسٹنٹ اکانمک ایڈوائزر حکومت پاکستان (بلاک ۵) سے ملاقات کریں۔ ان کا ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۹ ہے۔

کراچی اور چٹگاؤں کے درمیان بحری سروس

کراچی ۲۵ مارچ حکومت پاکستان نے ایس ایس اسلامی کو کرایہ پر لیا ہے جو مسافروں کے علاوہ مال بھی لیجاتا ہے یہ جہاز ۴ اپریل کو کراچی پہنچے گا اور تقریباً ۷ اپریل ۱۹۴۹ء کو چٹگاؤں روانہ ہو جائے گا۔

اس جہاز میں شہری مسافر سفر کر سکتے ہیں اور کرایہ کی شرحیں حسب ذیل ہیں:۔

درجہ اوّل :۔ ۳۹۵ روپیہ بغیر خوراک کے۔ اور ۴۸۰ روپیہ خوراک کے ساتھ۔
درجہ دوم :۔ ۲۸۰ روپیہ " " ۔ اور ۳۲۰ روپیہ " "
عرشہ کیلئے :۔ ۷۰ روپیہ " " ۔ اور ۱۰۳ روپیہ " "

جو اشخاص کراچی سے ٹکٹ لینا چاہتے ہوں وہ سپرنٹنڈنگ سٹی ٹرانسپورٹ۔ سٹی ٹرانسپورٹ آفس کیماڑی کراچی کو درخواستیں بھیجیں۔ اور جو اشخاص چٹگاؤں سے کراچی کا سفر کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی درخواستیں ریذیڈنٹ نیول آفیسر وزارت دفاع چٹگاؤں کو بھیجیں۔

حسین آباد (سندھ) ۲۵ مارچ۔ محکمہ انسداد رشوت ستانی سندھ کے کمشنر نے بتایا ہے کہ مختلف محکموں کے ۵۸ افسروں کے خلاف رشوت ستانی کا جرم ثابت ہو چکا ہے۔ جن کے خلاف مقدمے چلائے جا رہے ہیں